بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

حوالہ/Ref　　　　تاریخ/Date

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عبادت الٰہی کا دلنشین اور ایمان افروز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 06/فروری 2026ء (۶ تبلیغ ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہیں اور ہر معاملے میں اسوۂ حسنہ ہیں۔ گذشتہ خطبات میں اسی ضمن میں آپؐ کی محبت الٰہی کا ذکر ہو رہا تھا۔ عبادت محبت الٰہی کے بغیر نہیں ہو سکتی اور محبت الٰہی عبادت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت نہ ہو تو حقیقی عبادت ہو ہی نہیں سکتی۔ آج اسی ضمن میں مزید بیان کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معیارِ محبت کو قرآن کریم میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ تُو کہہ دے کہ میری عبادات اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یہ اعلان کرنے کا کہہ کر ہمیں بھی ان معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حضور فرماتے ہیں: عبادت کے بارے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ذریعے سے ہمیں بے شمار احکام بیان فرمائے ہیں۔ فرمایا: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

پھر ایک جگہ فرمایا۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اعبُدُوا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُم وَ الَّذِینَ مِن قَبلِکُم لَعَلَّکُم تَتَّقُونَ۔ اے لوگو! اپنے ربّ کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور عبادت کے معیار کو بلند تر کیا جائے۔

حضور فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ احکامات ہمیں دیے تو اس کی انتہا بھی اپنے عمل سے کر کے دکھائی اور پھر ہمیں توجہ دلائی کہ حقیقی اطاعت اور پیروی تو تب ہی پوری ہوگی جب ہم اپنے آپ کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں گے۔ آپؐ کی وہ دعائیں جو آپؐ نے اپنی امت کے لیے کی ہیں تب ہی ہمیں اپنی لپیٹ میں لیں گی اور ہمارے لیے فائدہ مند ہوں گی جب ہم آپؐ کے اسوہ اور احکامات کو ہمیشہ پیش نظر رکھ کر عملی کوشش کریں گے۔

حضور نے فرمایا: کچھ مثالیں پیش کرتا ہوں۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر پر نماز پڑھی جس میں نقش تھے۔ آپؐ نے اس کے نقشوں کو ایک نظر دیکھا۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو فرمایا: میری یہ چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور ان کی سادہ (یعنی بغیر نقش والی) چادر (انبجانیہ) لے آؤ، کیونکہ اس (نقش دار چادر) نے ابھی میری نماز میں میری توجہ بٹا دی تھی۔

حضرت جعفر بن محمدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔ آپ کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیسا ہوتا تھا تو انہوں نے فرمایا چمڑے کا تھا اس میں کھجور کے ریشے بھرے ہوتے تھے۔ حضرت حفصہؓ سے پوچھا گیا کہ آپ کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیسا تھا۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ پشم کا تھا اور ہم اس کی دو تہیں لگا دیتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوتے تھے۔ ایک رات میں نے سوچا کہ کیوں نہ اس کی چار تہیں لگا دوں تا کہ یہ زیادہ نرم ہو جائے۔ چنانچہ ہم نے اس کی چادر تہیں لگا دیں جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے رات میں کیا بچھایا تھا؟ میں نے عرض کیا وہ آپ کا ہی بستر تھا صرف ہم نے اس کی چار تہیں لگا دی تھیں تا کہ وہ آپؐ کے لیے زیادہ آرام دہ ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پہلے جیسا ہی کر دو۔ کیونکہ اس کی زیادہ نرمی میرے لیے رات کی نماز میں روک بن رہی تھی۔

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں سواری پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے کہا میں حاضر ہوں یا رسول اللہؐ اور یہ میری سعادت ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر

کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا: اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں۔ پھر آپؐ کچھ دیر چلے اور فرمایا: اے معاذ بن جبل! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہؐ یہ میری سعادت ہے۔آپؐ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔تو آپؐ نے فرمایا یہ کہ وہ بندوں کو عذاب نہ دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں فرماتے ہیں: جس طرح آنحضرتؐ قرآن شریف کی اشاعت کے لیے مامور تھے ایسا ہی سنّت کی اقامت کے لیے بھی مامور تھے۔ پس جیسا کہ قرآن شریف یقینی ہے ایسا ہی سنّت معمولہ متواترہ بھی یقینی ہے۔ یہ دونوں خدمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے بجالائے اور دونوں کو اپنا فرض سمجھا۔ مثلاً جب نماز کے لیے حکم ہوا تو آنحضرتؐ نے خدا تعالیٰ کے اِس قول کو اپنے فعل سے کھول کر دکھلا دیا اور عملی رنگ میں ظاہر کر دیا کہ فجر کی نماز کی یہ رکعات ہیں اور مغرب کی یہ اور باقی نمازوں کے لیے یہ یہ رکعات ہیں۔ ایسا ہی حج کر کے دکھلایا اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزار ہا صحابہؓ کو اِس فعل کا پابند کر کے سلسلہ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا۔

حضرت مصلح موعودؓ تہجد کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان نوافل کا اتنا خیال تھا کہ باوجود ان کے نفل ہونے کے لوگوں کو فکر سے دیکھتے تھے کہ صحابہؓ میں سے کون یہ نفل پڑھتا ہے۔ شہر کی گلیوں میں، سڑکوں پہ پھرتے تھے تا کہ معلوم کریں کہ لوگوں میں سے کون کون نہیں پڑھتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آجکل اگر کسی سے پوچھ لیا جائے کہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں تو لوگ ناراض ہو جاتے ہیں کہ یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تو خود تہجد کی نماز کا بھی جائزہ لیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ ایک مجلس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی تو بہت اچھا ہے بشرطیکہ تہجد پڑھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس دنیا میں اس میاں اور بیوی پر رحم کرے۔ اگر رات کو میاں کی آنکھ کھلے تو اٹھ کر تہجد پڑھے اور بیوی کو بھی جگائے کہ تُو بھی اٹھ کر تہجد پڑھ اور اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارے اور جگائے۔ اسی طرح اگر بیوی کی آنکھ کھلے تو وہ خود تہجد پڑھے اور میاں کو جگائے اور اگر وہ نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارے۔

حضور فرماتے ہیں: نمازوں میں رقت طاری ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ اس کے لیے بھی انسان کو کوشش کرنی چاہیے۔

اس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نسخہ یہ بھی بتایا ہے کہ نماز میں اپنی شکل رونے جیسی بنالو تو اس ظاہری حالت سے بھی دل پہ اثر پڑتا ہے اور پھر انسان کا بھی رونا نکل جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت آیت الکرسی، سورہ اخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس جو قرآن کریم کی آخری تین سورتیں ہیں تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر ہاتھ اپنے جسم پر پھیر لیتے۔ اس طرح پھیرتے کہ سر سے شروع کرتے اور جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتا وہاں تک پھیرتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ لکھتے ہیں کہ کوئی چھوٹی سی دعا بتائیں۔ کوئی ذکر بتائیں جو ہم کرتے رہیں تا کہ ہمارے اندر نیکیاں پیدا ہو جائیں ہمارے گناہ بھی مٹ جائیں ہمارے کام بھی ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہو جائے تو پہلی بات تو عبادت ہے یعنی نمازیں جو فرض ہیں۔ اس کے بعد ذکر الٰہی ہے۔ ذکر انسان کو مزید نیکیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اس کے ساتھ دوسرے اخلاق اور اعمال بھی کرنا ضروری ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ جوتوں سمیت بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ یعنی جہاں آسانی کی ضرورت ہوا سے اختیار کر لیا کرتے تھے۔ پس اگر جوتی پاک ہو اور کسی ایسی جگہ جہاں نجاست لگنے کا خطرہ ہو جوتی پہن کر بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ آپؐ نے ایسا کر کے امت محمدیہ پر ایک بہت بڑا احسان کیا کہ انہیں آئندہ کے لیے تکلفات اور بناوٹ سے بچا لیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باجماعت نماز کا اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا مکان مسجد سے بہت دور ہے اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اس لیے اگر آپؐ اجازت دیں تو بارش کے دنوں میں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے پڑھ لیا کرو۔ وہ وہاں سے چلے گئے تو تھوڑی دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ ذرا اس کو واپس بلا کر لاؤ جب واپس آئے تو آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ! اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر اذان کی آواز تمہارے گھر پہنچ جاتی ہے تو پھر مسجد میں آؤ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عبادت کے حق ادا کرنے کی توفیق دے۔ آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے کی توفیق دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَ ادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔